مولوی محمد عمر فاروق
میرواعظ کشمیر

مقالہ

یہ مقالہ بین الاقوامی اجلاس برائے امور دعوت ندوۃ العلماء دارالعلوم لکھنؤ میں ۲۳ر نومبر کو ہزاروں مندوبین کے سامنے پڑھا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ. اَمَّا بَعْدُ
قَالَ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

ترجمہ:۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں اور تم سے اسلام دین ہونے کی حیثیت سے راضی ہوگیا۔

جناب صدر، علمائے اسلام، عمائدین ملت، گرامی قدر حاضرین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں سب سے پہلے ایشیا کی عظیم تاریخی اور ممتاز علمی دانشگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے احاطے میں مفکر اسلام، داعی کبیر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی الندوی دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی ایک نہایت ہی اہم موضوع سے متعلق نمائندہ کانفرنس کے انعقاد پر منتظمین کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ ہم سب کے ارادوں میں خلوص، دینی کوششوں میں برکت اور ہماری مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

بلاشبہ اس عظیم الشان اجتماع کا سہرا ہم سب کے مخدوم حضرت مولانا دامت برکاتہم

کے سر ہے۔ جو ناتوانی اور پیرانہ سالی کے باوجود شب و روز دینی و دعوتی مشن کی خاطر ہمہ تن مصروف ہیں بقول کسے ؎

ہوا ہے گو تند و تیز مگر چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جسے حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

میری دلی خواہش ہے جس مبارک اور احسن مقصد کے لئے دور دراز علاقوں، دنیا بھر کے ممالک اور خطوں سے ہم سب محض اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کی خاطر و حدتِ کلمہ کی بنیاد پر یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہم اس میں ہر طرح کامیاب ہوں۔

محترم حضرات! ماشاء اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ اس اہم اور نمائندہ اجلاس میں ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کے تقریباً اہل علم، فضلاء اور دانشور شریک ہیں۔ اہل علم کا ایک طبقہ دور دراز علاقوں سے چل کر یہاں پہونچ گیا ہے، حضرت مولانا کے خلوص، للہیت جدو جہد اور جذبۂ صادق نے ہم سب کو یہاں جمع کر دیا ہے۔ جس میں کشمیر کی برف پوش پہاڑوں سے گذر کر آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔

آپ جانتے ہیں مجھے وہ کونسی طاقت ہے جو کھینچ کر لائی ہے اور سفر کی زحمت کو رحمت سمجھ کر حاضر ہو گیا ہوں۔ میں فخر اور مسرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ طاقت اسلام کی ہے۔ وہ قوت کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ بلاشبہ اسلامی رشتہ میں بے پناہ طاقت اور کشش ہے۔ دنیا کے تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں، ختم ہو سکتے ہیں، مگر دین اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت ختمی مرتبت جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا سب سے گہرا اور مضبوط رشتہ ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خدا ایک، رسولؐ ایک، کتاب ایک، قبلہ و کعبہ ایک، دین و مذہب ایک۔ کلمۂ اسلام نے ہم سب کو ایک لڑی میں پرو رکھا ہے ہم سب ایک تسبیح کی مانند ہیں، آج اسی کی برکت سے ہم سب یہاں جمع ہیں۔

حاضرین! یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلیں کہ ساری دنیا کے مسلمان آپس میں باہم بھائی بھائی ہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ۔ ہمارے عقیدۂ توحید ورسالت نے سارے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر رکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بین الاقوامی حالات، مسائل اور مختلف چیلنجز کے پیشِ نظر اس رشتۂ اخوّت ودینی کو مزید زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔

بہر حال قرآن مقدس کی ابھی جو آیتِ کریمہ میں نے خطبہ میں تلاوت کی ہے اس میں اس بات کی صراحت کردی گئی ہے۔ کہ اللہ رب العالمین نے اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دینِ قیّم کو مکمل کردیا ہے۔ اور انسانوں کے لئے تاقیام قیامت جس قدر نعمتوں کی ضرورت ہوسکتی ہے، وہ ساری کی ساری پوری کردی ہیں اور بندوں کے لئے دینِ اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ کون نہیں جانتا ہے کہ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس کے قوانین دستورِ زندگی ہیں اور یہ دین ایک اَبدی اور دائمی دین ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے انبیاء کرام علیہم السّلام نے اس دین کی تبلیغ کی اور سبھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں خدا کے بندوں تک پہونچایا۔

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں۔ آپؐ کی ذاتِ ستودہ صفات پر دین کی تکمیل ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کا باضابطہ اعلان فرمادیا۔ اور رہتی دنیا تک ایسے اصول وضوابط طے فرمادیئے گئے جو انسانوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے رہے ہیں۔

بزرگو! قرآن وحدیث، اجماع امت اور پوری ملّتِ اسلامیہ اس بات پر متفق ہیں اور اس میں کوئی شک وشبہ اور ابہام نہیں ہے۔ کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ

صرف تمام عالمین کے پیغمبر ہیں، جن و بشر، شجر و حجر اور بحر و بر کے پیغمبر ہیں، بلکہ ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے آخری فرستادہ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بدقسمتی سے جس صدی اور دور سے ہم لوگ گذر رہے ہیں، یہ ایک فتنے اور ارتداد کا دور ہے لیکن الحمد للہ علمائے حق ہر طرح کے فتنے کی سرکوبی سے کسی بھی وقت ہرگز غافل نہیں رہے، اور آج بھی نہیں ہیں۔

ماضی میں صیہونی اور طاغوتی قوتوں کی گہری سازش کے تحت جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تو برصغیر کے چوٹی کے علماء، خاص طور پر وادیٔ کشمیر کے ایک بطلِ جلیل اور گلِ سرسبز، دنیائے اسلام کے عظیم محدث و مفکر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے معتمد اور قابلِ فخر شاگردوں کی ایک زبردست ٹیم کے ساتھ میدانِ عمل میں کود پڑے اور مرزا کی جھوٹی نبوت کے دعووں کی قلعی کھول کر رکھدی اور برصغیر کے مسلمانوں، عالمِ اسلام اور امتِ مسلمہ کو زبردست اور طاقتور لٹریچر، مواد اور کتابوں کے ذریعے اس فتنۂ عظیم کی زہرناکی سے خبردار کیا۔ اس ضمن میں وادیٔ کشمیر میں ردِّ قادیانیت اور تحفظِ ختمِ نبوت کے حوالہ سے میرواعظین کشمیر خاص طور پر میر واعظ مولوی احمد اللہ صاحبؒ اور مہاجرِ ملت میرواعظ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے تاریخی رول کو بھی ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کے تئیں ہمارے عقائد کی تفصیل خود شہیدِ ملت میرواعظ مولوی محمد فاروق صاحبؒ اپنی دینی، دعوتی اور اصلاحی تصنیف "اسلام کی بنیادی تعلیمات" میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رسالت و نبوت کی تکمیل پیغمبر آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات سے کی گئی۔ دوسرے حضرات صرف رسول اور پیغمبر تھے۔ اور آپؐ

پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین ؐ بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ؐ کی نبوت ورسالت عام ہے۔ ہر دَور اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ آپ ؐ کی نبوّت ورسالت عالمگیر ہے۔ آپ ؐ زمین کے کسی خاص خطّے یا کسی قوم کے لئے نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ ساری دنیا اور تمام انسانوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جس مالک و خالق نے اپنے دوسرے تمام رسولوں کو بھیجا تھا اور جس نے آپ ؐ کو بھی اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، یہ اسی کا اعلان ہے:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اور وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (سورہ سبا)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ○ (اعراف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک ایسی امتیازی اور نمایاں صفت ہے جو آپ کے لئے ہی خاص ہے۔ آپ ؐ سے پہلے جو انبیاء ؑ بھی آئے اُن کا دائرہ کار محدود اور خاص زمان و مکان کے لئے تھا۔ آپ ؐ کا ایک ارشاد گرامی ہے!

"كُلُّ نَبِيٍّ كَانَ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ" (مسلم شریف) حضرت امام بوصیری ؒ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ　　وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٖ

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِىْ خَلْقٍ وَفِىْ خُلُقٍ　　وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِىْ عِلْمٍ وَلَا كَرَمٖ

حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت بالاصل ہے جبکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوّت بالتبع ہے یعنی اصل اور حقیقی نبوّت کا جوہر آپ کی

ذاتِ گرامی میں موجود ہے دیگر انبیاء علیہم السلام اسی ذاتؐ کے خوشہ چین اور اسی کل کے جزو ہیں :- (اسلام کی بنیادی تعلیمات ص ۱۸)

نبوت محمدی کی خاتمیت کے ضمن میں شہیدِ ملت لکھتے ہیں :

" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر، حاملِ وحیِ ربانی اور رسالتِ خداوندی کے آخری علمبردار ہیں۔ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی رسالت اور ختمِ نبوتؐ کے اقرار سے ہی نجات اور انکار سے گمراہی اور ہلاکت ہے۔ اب قیامت تک علماء و خلفاء (جو آپؐ کی شریعت کے حامل اور آپؐ کی تعلیمات کے ترجمان ہیں) کے وجود سے دین اور شریعت کی ترجمانی ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا تاج رکھ کر منصب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا: قرآن مجید میں آپؐ کے ختمِ نبوت کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا ہے :-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب)

ترجمہ :- محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مردوں کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہیں۔

تشریح :- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو بیٹا مت جانو، ہاں اللہ کے رسول ہیں، اس لحاظ سے سب اُن کے روحانی بیٹے ہیں۔ آپؐ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مُہر لگ گئی بس جن کو ملنی تھی مل چکی۔ اس لئے آپؐ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ آپؐ غایت اللہ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ سرکارِ دو عالمؐ

کی رسالت اور ختم نبوت کی تصدیق پر منحصر ہے: (ص ۹)

ختم نبوّت کی مثال: چنانچہ سیدنا حضرت ابو ہریرۃ کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ۔ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وضعت ھٰذِہِ اللبنۃ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضورؐ کی خصوصیات "یوں تو آپؐ سارے رسولوں کے سردار اور سالار کارواں ہیں۔ آپؐ نے جن خصائص کا ذکر اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا ہے ان میں ختم نبوّت کا مسئلہ بھی ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے۔ ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بستۃٍ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرّعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدًا وطھورًا وارسلت الی الخلق کآفّۃً وختم بی النبیون (مسلم)

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کبریت احمر میں اس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

وَخُتِمَتْ بِہٖ الرِّسَالَۃُ وَالدَّلَالَۃُ وَالْبِشَارَۃُ وَالنِّذَارَۃُ وَالنُّبُوَّۃُ۔

حضرت جامع الکمالات شیخ یعقوب صرفی کشمیری فرماتے ہیں: ؎

ختم رسل پادشہِ انبیاء   خاک درش تاج سر اولیاء
سیّد عالم سندِ عالمین   جاءَ الینا بکتابٍ مُبین

حاضرین! جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ختم نبوت کا مسئلہ متفق علیہ مسئلہ تھا اور انشاءاللہ تا قیام قیامت رہے گا۔ اس میں کسی قسم کے تساہل اور سودابازی کی ہرگز اور قطعی گنجائش نہیں۔ چنانچہ نصف صدی کی ہماری دینی و ملّی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مرزا قادیانی کا کامیاب ترین تعاقب علمائے امّت نے ہر جگہ اور ہر مرحلہ پر اس طرح کیا کہ یہ فتنہ تقریباً مردہ ہو چکا تھا اور عام مسلمان بھی اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے پچھلے کچھ عرصہ سے مرزائی نہایت منظم طریقے سے، منصوبہ بند پلان کے ساتھ نہایت سرگرم ہو گئے ہیں۔ اور اس وقت مسلم ممالک کے بجائے ان کی سرگرمیاں ان ملکوں میں زیادہ ہیں جو جمہوریت کی بناء پر ہر قسم کی سرگرمیوں کی کھلے عام اجازت دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے غیر مسلم ممالک میں جمہوری حقوق کے سائے میں اپنی مہم چلا کر مفلوک الحال، پسماندہ یا ناواقف مسلمانوں کو مرزائی بنانے کی سعی میں سرگرم ہیں۔ چنانچہ بھارت کے مختلف ریاستوں کے ساتھ مصدقہ اطلاعات کے مطابق جموں وکشمیر میں بھی مرزائی مبلّغین سرگرم ہو چکے تھے۔ لیکن الحمدللہ اجتماعی طور پر بروقت کارروائی کے سبب بڑی حد تک رائے عامہ بیدار ہو گئی۔ جموں وکشمیر کی قدیم تعلیمی انجمن "ادارہ "انجمن نصرۃ الاسلام" کے زیر اہتمام ہم نے وادی کے کم و بیش سبھی دینی و دعوتی تنظیموں کے سربراہوں، سرکردہ علماء کرام، مفتیانِ عظام کا ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا اور متفقہ طور قرارداد پاس کرا کر اسے مؤقر اخبارات میں شائع کرایا۔ قرارداد کے الفاظ میں کہا گیا کہ:-

پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین ؐ بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ؐ کی نبوت و رسالت عام ہے۔ ہر دور اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ آپ ؐ کی نبوت و رسالت عالمگیر ہے۔ آپ ؐ زمین کے کسی خاص خطے یا کسی قوم کے لئے نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ ساری دنیا اور تمام انسانوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جس مالک و خالق نے اپنے دوسرے تمام رسولوں کو بھیجا تھا اور جس نے آپ ؐ کو بھی اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے" یہ اسی کا اعلان ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (سورہ سبا)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۝ (اعراف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک ایسی امتیازی اور نمایاں صفت ہے جو آپ کے لئے ہی خاص ہے۔ آپ ؐ سے پہلے جو انبیاء ؑ بھی آئے اُن کا دائرہ کار محدود اور خاص زمان و مکان کے لئے تھا۔ آپ ؐ کا ایک ارشاد گرامی ہے!

"كُلُّ نَبِيٍّ كَانَ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ

(مسلم شریف) حضرت امام بوصیری ؒ فرماتے ہیں: ؎

مُحمدٌ سیدُ الکونینِ والثقلینِ والفریقینِ من عُربٍ ومن عَجَمِ
فاقَ النبیینَ فی خَلقٍ وفی خُلقٍ ولَمْ یدانوہُ فی عِلمٍ ولا کَرَمِ

حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالاصل ہے جبکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالتبع ہے یعنی اصل اور حقیقی نبوت کا جوہر آپ کی

ذاتِ گرامی میں موجود ہے دیگر انبیاء علیہم السلام اسی ذاتؐ کے خوشہ چین اور اسی کل کے جز ہیں۔ (اسلام کی بنیادی تعلیمات ص۵۱)

نبوت محمدیؐ کی خاتمیت کے ضمن میں "شہید ملت" لکھتے ہیں؛

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر، حامل وحی ربانی اور رسالت خداوندی کے آخری علمبردار ہیں۔ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی رسالت اور ختم نبوتؐ کے اقرار سے ہی نجات اور انکار سے گمراہی اور ہلاکت ہے۔ اب قیامت تک علماء و خلفاء (جو آپؐ کی شریعت کے حامل اور آپؐ کی تعلیمات کے ترجمان ہیں) کے وجود سے دین اور شریعت کی ترجمانی ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا تاج رکھ کر منصب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا؛ قرآن مجید میں آپؐ کے ختم نبوت کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا ہے؛-

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (الاحزاب)

ترجمہ:- محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہیں۔

تشریح:- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو بیٹا مت جانو، ہاں اللہ کے رسول ہیں، اس لحاظ سے سب ان کے روحانی بیٹے ہیں۔ آپؐ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مُہر لگ گئی بس جن کو ملنی تھی مل چکی۔ اس لئے آپؐ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ آپؐ غایت اللہ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالمؐ

پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین ؐ بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی نبوت و رسالت عام ہے۔ ہر دور اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ آپؐ کی نبوت و رسالت عالمگیر ہے۔ آپؐ زمین کے کسی خاص خطے یا کسی قوم کے لئے نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ ساری دنیا اور تمام انسانوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جس مالک و خالق نے اپنے دوسرے تمام رسولوں کو بھیجا تھا اور جس نے آپؐ کو بھی اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یہ اسی کا اعلان ہے:

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ه اور وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (سورۂ سبا)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلْ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ه (اعراف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک ایسی امتیازی اور نمایاں صفت ہے جو آپ کے لئے ہی خاص ہے۔ آپؐ سے پہلے جو انبیاءؑ بھی آئے اُن کا دائرہ کار محدود اور خاص زمان و مکان کے لئے تھا۔ آپؐ کا ایک ارشادِ گرامی ہے:

"كُلُّ نَبِيٍّ كَانَ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ"

(مسلم شریف) حضرت امام بوصیریؒ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ   وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ   وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٖ

حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالاصل ہے جبکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالتبع ہے یعنی اصل اور حقیقی نبوت کا جوہر آپ کی

ذاتِ گرامی میں موجود ہے دیگر انبیاء علیہم السلام اسی ذات کے خوشہ چین اور اسی کل کے جزو ہیں۔ (اسلام کی بنیادی تعلیمات ص ۱۰۰)

نبوت محمدی کی خاتمیت کے ضمن میں شہید ملتؒ لکھتے ہیں:

• محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر، حامل وحی ربانی اور رسالت خداوندی کے آخری علمبردار ہیں۔ سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی رسالت اور ختم نبوتؐ کے اقرار سے ہی نجات اور انکار سے گمراہی اور ہلاکت ہے۔ اب قیامت تک علماء و خلفاء (جو آپؐ کی شریعت کے حامل اور آپؐ کی تعلیمات کے ترجمان ہیں) کے وجود سے دین اور شریعت کی ترجمانی ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا تاج رکھ کر منصب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا: قرآن مجید میں آپؐ کے ختم نبوت کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا ہے:-

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔ (الاحزاب)

ترجمہ :- محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہیں

تشریح :- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا بیٹا مت جانو، ہاں اللہ کے رسول ہیں، اس لحاظ سے سب اُن کے روحانی بیٹے ہیں۔ آپؐ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی بس جن کو ملنی تھی مل چکی۔ اس لئے آپؐ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ آپؐ غایت اللہ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالمؐ

کی رسالت اور ختم نبوت کی تصدیق پر منحصر ہے۔ (ص ۹)

ختم نبوت کی مثال: چنانچہ سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ۔ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضورؐ کی خصوصیات "یوں تو آپؐ سارے رسولوں کے سردار اور سالارِ کارواں ہیں۔ آپؐ نے جن خصائص کا ذکر اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا ہے ان میں ختم نبوت کا مسئلہ بھی ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے۔ ارشاد فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بستۃ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (مسلم)

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کبریت احمر میں اس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

وَخَتَمْتُ بِہِ الرِّسَالَۃَ وَالدَّلَالَۃَ وَالْبِشَارَۃَ وَالنِّذَارَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ۔